Lesson No 130 (18-34) Root Words

- کرماد ← کرم ← مانند۔ مثل
  رماد رمد ← راکھ۔ آگ کا بجھ کر راکھ ہو جانا۔
  استعارے کے معنی میں ہلاکت کے طور پر۔
- اشتدت۔ ش۔ د۔ د ← verb۔ واحد مونث غائب [ماضی]
  تیز چلے۔ زور پکڑنا۔
- الریح ← ہوا کیلئے
- ارسال الریح (واحد) ← عذاب کیلئے
- یرسل الریاح (جمع) بشری ← رحمت / خوشخبری کیلئے
- عاصف ← ع۔ ص۔ ف ← کھیتی کے پتے جو کاٹ لیے جاتے ہیں۔ (آندھی کا چلنا۔ طوفان)
  یہاں پر مطلب۔ وہ نشانات جو خشک ہو کر چورا چورا ہو جائے۔
  "والحب ذو العصف والریحان۔"
- برزو ← کسی چیز کا کھل کر سامنے آنا۔ (جہنم کا example)
  پردے کی اوٹ سے کسی چیز کا باہر آنا۔
- مغنون ← غ۔ ن۔ ی ← غنی ہونا۔ فائدہ دینا۔ بچانا۔
- محیص ← ح۔ ی۔ ص ← حق سے بھاگ کر مکروہ کی طرف جانا
- اجزعنا ← ج۔ ز۔ ع ← رسی کو درمیان سے کاٹنا۔ انسان دکھ میں (گھبراہٹ) صبر کی بجائے بے صبری کریں۔
  جزع ← صبر ← Opposite
- تلوموا ← ل۔ و۔ م ← ملامت
- بمصرخکم ← ص۔ ر۔ خ ← آواز کرنا۔ مصیبت اور گھبراہٹ میں چلانے کی آواز
- شجرۃ ← درخت کی شاخوں کا آپس میں ٹکرانا
  جھگڑنا
- اصلھا ← ا۔ ص۔ ل ← جڑ۔ اصل کسی کی۔ (باپ دادا)

• فرعها ← ف - ر - ع ← شاخ - نسل (اولاد)

• اجتثت ← ج - ث - ث ← کسی چیز کو جڑ سے اکھیڑنا -

(ماضی مجہول - واحد مونث غائب)

• احلوا ← ح - ل - ل ← گرہ کھولنا - (عرب لوگ سامان باندھنے کے بعد گرہ کھولتے تھے - پھر کسی کسی مسافر کا اترنا) (جھونک دیا قوم کو) کسی کو ڈال دینا، اتار دینا۔

• البوار ← ب - و - ر ← مال جو بیچنا وہ خسارے میں چلے جانا کم [رأس المال کا کم ہونا] اصل مال کا خسارے میں چلے جانا - /

آہستہ آہستہ تباہی کی طرف چلتے جانا۔

• خلال ← خ - ل - ل ← دوستی - خلیل

* خلیل = دوستی کا 5 درجہ - دوستی کا دل کے اندر چلے جانا۔

[النساء: 125 ← (ابراہیمؑ کو دوست بنالیا تھا)]

خلال ← قیامت کے دن نہ دوستی کام آئے گی نا کچھ اور۔

• دائبین ← د - ء - ب ← مسلسل / لگاتار کام کرنا

تزرعون سبع سنین دأبا — حضرت یوسفؑ نے خواب کی تعبیر بتائے ہیں مسلسل سات سال

• تعدوا ← ع - د - د ← گننا - محض گننا

* حسبانا ← ح - س - ب ← شمار کرنا نظم و ضبط سے تاکہ حساب کتاب میں فرق نہ آئے۔ (discipline)

* تحصوھا ← گننا کنکریاں - عرب کنکریوں سے گنتی کرتے تھے -

← ح - ص - و
← ح - ص - ی] کنکریوں - شمار کرنا اور record رکھنا ساتھ

سوال کرنا ← سالتموہ

• کفار ← ناشکرہ

سأل - س - ء - ل ← " ← بانی!

Tafseer

18- 23 تک ایک خاص مضمون ہے۔ کفار اور مشرکین کا ذکر جب آخرت میں ان کو حالات پیش آئے گے۔ پھر مسلمانوں کا ذکر آئے گا میں۔

(18)

کفار کی مثال۔ عبرتناک ہے۔

جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کے جیسی ہے جس پر طوفانی دن کی ہوا چلے۔ اور اُڑا دیں۔ ان کے ہاتھ نہیں آئے گا جو وہ کمائی کرتے رہے۔ ذرہ بھی نہیں ملے گا۔

- کفر۔ شرک۔ نفاق ایسے عمل ہے جو انسان کی زندگی بھر کے اعمال ضائع کر دیتے ہیں۔

* آل عمران : 117

"مثل ما ینفقون۔۔۔"

"جو کچھ بھی انہوں نے کیا۔ ان کا یہ عمل کچھ بھی کام نہیں آیا۔

- اور یہ بہت دور کی گمراہی ہے۔
- دنیا میں جو کام انہوں نے اچھے سمجھ کر کیے اللہ کے ہاں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ** اعمال کی جزا سزا نیت پر ہے۔

حدیث

* انس بن مالک کہتے ہے رسول ﷺ نے فرمایا:

"اللہ مومن پر اس کی نیکی کے سلسلے میں ذرہ بھی ظلم نہیں کرے گا۔ اس کی نیکی کا بدلہ دنیا میں بھی دیا جائے گا اور آخرت میں بھی۔ اور کافر نے جو نیک عمل کیے ہوگے اس کو بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جائے گا۔ یہاں تک جب وہ کافر آخرت میں پہنچے گا تو کوئی نیکی ہوگی ہی نہیں جس کا اس کو بدلہ دیا جائے۔"

(امام مسلم کی روایت)

دنیا کی زندگی میں جو بھی عمل کریں سوچ سمجھ کر کریں۔
(19) ← دلیل ہے آخرت آکر رہے گی۔
یہ عظیم الشان نشانیاں جو خالق نے سجائی ہے تم کیا سمجھتے ہو یہ ایسے ہی پیدا کی۔ اس کا مقصد امتحان ہے۔ تاکہ تم لوگ غور و فکر کرو۔ آسمان و زمین اللہ کی کامل قدرت کی نشانیاں ہیں۔
* جو لوگ حق کو نہیں مانتے۔ ان کیلئے ہے اگر وہ اللہ تمہاری نافرمانی کے سبب تمہیں ختم کردیں اور کوئی نئی مخلوق لے آئے۔
لے دلیل • [النساء: 133]
ان یشا یذھبکم ایھا الناس و یات۔
• [التوبہ: 39]
نکلو اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ اور اگر نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں عذاب دیں گا اور تمہاری جگہ نئی مخلوق لے آئے۔
• اگر تم زندگی کے مقصد کو پورا نہیں کرو گے تو اللہ تمہیں کو ڈراپ کردیں گا اور تمہاری جگہ نئی قوم لے آئے گا۔
(20)
اللہ غالب ہے۔ اللہ کیلئے کچھ بھی کرنا مشکل نہیں ہے جب تم اس کی بندگی نہیں کرو گے تو وہ تمہیں ہٹا کر نئی مخلوق لے آئے گا۔ کفار کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا۔
(21)
21 - 22 اللہ رب العزت ایک خاص مضمون بیان کر رہے ہے۔
مضمون۔ آخرت میں کفار اپنے leaders سے مدد مانگے گے۔ ہمارا عذاب ہلکا کردو۔ ہماری کوئی سفارش ہی کردو۔
وہ سب لوگ اللہ کے سامنے ہوں گے۔ چھوٹے (followers) بڑے بننے والوں (leaders) سے کہے گے ہم نے تو تمہارے احکامات

کی تعمیل کی ۔ تمہاری اندھی تقلید کی ۔ تمہارا کہنا مانا تھا اب بتاؤ کیا تم اللہ کے عذاب سے ہم سے دور کر سکتے ہو؟ ہماری سفارش ہی کر دو ۔ اور نہیں تو عذاب ہی ہلکا کر دو ۔ کچھ تو کرو نہ ۔

leaders جواب دیں گے اگر اللہ نے ہمیں راہ دکھائی ہوتی (ہدایت دی ہوتی) تو ہم ضرور تمہیں راہ دکھاتے ۔ ہم مصیبت میں اسی لیے گمراہ ہے کہ ہمیں ہدایت نہیں ملی ۔

• وہ کہیں گے اب ہم سب برابر ہیں خواہ ہم بے قراری ظاہر کریں یا صبر ۔

مفسرین: (دوزخی) جنتیوں کو جنت ملی وہ کہیں گے کہ وہ روتے دھوتے تھے تو ہم بھی اب ایسا کرتے ہیں ۔ پھر وہ کہیں گے جنتیوں نے صبر کیا تو ہم بھی کرتے ہیں ۔ اب وہ جو مرضی کریں وہ برابر ہیں ۔ چھٹکارا نہیں ہے ۔

* مفسرین کہتے ہیں ان کی یہ گفتگو جہنم کے اندر کی ہے اور آپس میں جھگڑا کریں گے ۔ بعض مفسرین کہتے ہیں یہ جھگڑا میدان حشر کے اندر ہوگا ۔

* [السبا: آئی - 33] دلیل:

"قال الذین کفروا ----

"کفر کرنے والے کاش تم ان ظالموں کو اس وقت دیکھو جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے ۔ ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے ----

* [المومن 47 - 49]

واذ یتحاجون فی النار ---

یہ آپس میں دوزخ میں جھگڑ رہے گے ---

• یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو blame کرتے ہیں۔ انسان کتنی ہی معذرتیں پیش کریں لیکن اصل میں وہ خود کو جانتا ہے۔

• ہم سب کو خود دیکھنا ہے کیا کرنا ہے کیونکہ اللہ کو جواب دینا ہے۔ ہم کسی کو blame نہیں کر سکتے۔

(22)

دوزخ میں شیطان کی تقریر بیان کی جا رہی ہے۔

حساب کتاب کے بعد جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے۔ اس وقت کفار دوزخ میں جا کر یا دوزخ میں داخل ہونے سے پہلے شیطان کو لعن طعن کریں گے۔ اس وقت شیطان کہے گا بے شک جو وعدے اللہ کے تھے سارے سچے تھے۔ اور جو میں نے کیے وہ کوئی بھی پورا نہیں کیا۔ ساری باتیں جھوٹی تھیں۔ [اللہ کے وعدے: کتاب، پیغمبر]

• دوسری بات وہ کہے گا میرا تم پر زور تو نہیں تھا۔ میں کوئی حکومت تو نہیں کی تم پر کہ

• تیسری بات میں نے تو بس بلایا تھا اور تم نے وہ دعوت قبول کر لی (میں نے تو بس کیا تھا یہ کپڑے بیہودہ پہن لو تم نے تو پہن لیے۔) میں نے تمہارے ہاتھ تو نہیں پکڑے تھے۔ اب مجھے ملامت نہ کرو۔ لعن طعن نہ کرو۔ اپنے آپ کو ملامت کرو۔

• جو تم چیخ رہے ہو، فریاد کر رہے ہو کہ عذاب ہٹا دو۔ تو نہ آج میں تمہارے کام آسکتا ہوں نہ تم میرے کام آسکتے ہو۔

• شیطان اس دن بالکل الگ ہو جائے گا، تمہاری کیا

مدد کرو۔ نہ میں تمہاری کر سکتا ہوں نہ تم میری کر سکتے ہو۔

• شیطان کہے گا میں اس سے بری الذمہ ہوں جو تم نے میری اطاعت کی۔ مجھے شریک بنایا میں اس سے انکار کرتا ہوں۔

بے شک ان ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے (سورہ توبہ آیت نمبر)

شیطان ← خواہشات نفس کی پیروی ← شیطان کی نفی ← 38 ←

(23)

دوسری طرف نیک لوگوں کا انجام بتا رہا ہے اللہ۔

• 1- ایمان • عمل صالح ← یہ دو چیزیں جنت میں لے جا سکتی ہے دونوں ضروری ہے۔ ایمان بغیر عمل صالح کے نہیں اور عمل صالح بغیر ایمان کے نہیں۔

• ایسے لوگوں کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور وہ اپنے رب کی اجازت سے اس میں ہمیشہ رہے گے۔

• ساری منزلوں سے بہترین منزل جنت ہے۔ اور وہاں ان کا استقبال سلامتی کی مبارکباد سے ہوگا۔

* تحیتہم ← تم سلامت ہونے کی دعا دینے کے ہے۔

• اتنا خوبصورت منظر الفاظ ہو گا۔ جنت میں داخلہ ملنا ہی بہت بڑی بات ہے۔ اور admission ایمان اور عمل صالح کی base پہ ملے گا۔

الرعد

جنتیوں کیلئے خوشخبری۔ ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دے رہے ہونگے۔

• ہم سب کو بھی فکر کرنی چاہیے اپنے اعمال کی۔

• اب دو طرح کے لوگ اور دو طرح کے انجام۔

← اب next مثال ہے کلمہ طیبہ کی

← کلمہ کفر کی

کلمہ طیبہ کی مثال شجر طیبہ سے دی۔
کیا تم نے نہیں دیکھا اللہ رب العزت نے کلمہ طیبہ کی
مثال اس پاکیزہ درخت سے دی ہے جس کی جڑ
زمین میں گہری ہے۔ قرار ہے۔ اور شاخیں آسمان
تک ہیں۔

کلمہ طیبہ = قول حق۔ عقیدہ جو صالح ہے۔ توحید کا اقرار،
نبیوں، آسمانی کتابوں، فرشتوں، تقدیر، سب
چیز کا اقرار۔

• انسان اللہ کو مانے تو اس کی سب باتوں کو مانے۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(بخاری کی حدیث)**

کلمہ طیبہ کی مثال شجرہ طیبہ سے دی گئی ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ
کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے کہا بتاؤ وہ درخت کونسا ہے
جس کے پتے نہیں گرتے۔ مسلمان کی مثال اس درخت کی
ہے۔ اور یہ بھی نہیں ہوتا۔۔۔ نہ اس کا پھل ختم ہوتا
ہے۔ نہ اس کا دانہ معدوم ہوتا ہے اور نہ اس کا نفع
ضائع ہوتا ہے۔ اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے۔
عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں مجھے وہ کھجور کا درخت لگا۔
میرے دل میں خیال آیا جب عمرؓ اور ابو بکرؓ
جیسے بزرگ خاموش بیٹھے ہیں تو میں نے آپ ﷺ
کو جواب دینا مناسب نہ سمجھا۔ پھر آپ ﷺ
نے خود ہی جواب دے دیا وہ کھجور کا درخت ہے
پھر جب ہم مجلس سے اٹھ گئے میں نے اپنے والد سے
کہا۔

[عمر فاروقؓ]

* شجرہ طیبہ سے کھجور کا درخت

ابا جان! اللہ کی قسم میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے کہا پھر تم نے کیوں نہیں کہہ دیا۔ میں نے کہا سب خاموش تھے آپ لوگ تھے تو میں نے مناسب نہ سمجھا جواب دینا۔ والد کہنے لگے اگر تم کہہ دیتے تو مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے زیادہ خوشی ہوتی"۔

(بخاری کی حدیث)

* خوشی ہوتی کہ میرے بیٹے کو اتنا اچھا علم آتا ہے۔
سب سے بہتر علم۔ منافع والا علم سے قرآن ہے۔

کھجور کا درخت

• ہر موسم میں پھل دیتا ہے۔
• جڑیں زمین میں گہری ہوتی ہے
• شاخیں آسمان تک۔ (جو درخت جتنا لمبا ہو۔ آلودگی سے محفوظ رکھتا ہے۔)

25

ہر موسم میں پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے۔

کلمہ طیبہ کے ثمرات

"پاکیزہ کلمہ اللہ کی طرف چڑھتا ہے اور عمل صالح اس کو چڑھانے کا سبب بنتے ہیں" (القرآن)
جڑیں دل میں مضبوط ہوتی ہے اور آسمان تک شاخیں۔
اسلام کو پودا آدمؑ سے لیکر تاقیامت رہے گا۔

کلمہ طیبہ سے مفسرین کے مطابق:

مراد توحید ہے۔ معرفت الٰہی کی باتیں۔ ایمان کی باتیں۔ سچ بولنا۔ سارے معنی اس کے اندر پائے جاتے ہیں۔

CamScanner

اسلام ہر طرح کے موسم میں پھلتا پھولتا ہے۔ اور
اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت
پکڑیں۔

(26)

کلمہ خبیثہ کی مثال

کلمہ خبیثہ = وہ عقیدہ جو باطل ہے۔ جو کافروں، بت پرستوں کا ہے
کلمہ خبیثہ کی مثال گویا کہ ناپاک درخت ہے جس کو اکھاڑ
پھینکا جاتا ہے۔ اس کی جڑیں گہری نہیں ہوتی۔ کوئی
بھی ہوا اس کو پھینک دیتی ہے۔
حدیث سے پتا چلتا ہے کلمہ خبیثہ اندران کا پودا (اندرا
تمہ) ہے۔ کڑوا ہوتا ہے۔
معاشرے میں بدامنی ہے۔
* ترمذی، نسائی، ابن حاتم نے حضرت انسؓ سے اس کو
روایت کیا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"شجرۂ طیبہ سے مراد کھجور کا درخت اور شجرۂ خبیثہ
سے مراد اندران (اندرائن) کا درخت ہے"۔
کفر کی مثال شجرۂ خبیثہ کی ہے۔
* ان دونوں مثالوں کے ذریعے اللہ رب العزت مومنوں
اور کافروں ~~کا~~ کے عمل بتا رہے ہے۔
کلمہ باطل کو کوئی قرار نہیں ہے۔

(27) قولِ ثابت = کلمہ طیبہ، اسلام

مفسرین کے مطابق:
جو بھی کلمہ طیبہ کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اس کی سیرت، اخلاق کو زمانے کی آزمائشیں متزلزل نہیں کرتی۔ اس کے دل کے سکون کو ہر حال میں اطمینان رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ سر کٹوا دیتا ہے لیکن جھکتا نہیں ہے۔ گویا یہ مومن کسی حال میں گھبراتا نہیں ہے۔ اور مرنے کے ساتھ ہی آخرت کا وقت شروع ہوتا ہے اور اس میں بھی ثابت قدمی ملتی ہے۔

* رسول اللہ نے فرمایا:
"مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا تو وہ کہے گا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور یہی قول ثابت ہے"
(بخاری کی روایت)

* ترمذی کی روایت
"قبر میں جب ان سے پوچھا جائے گا تیرا دین کیا ہے، نبی کون ہے تو اس وقت وہ یہی صحیح جواب دیتا ہے"
دنیا میں جو شخص ثابت قدم نہیں ہے وہ آخرت میں کیسے ہو سکتا ہے

* میت کو جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو یہ دعا کی جاتی ہے:
"اللھم ثبتہ بالقول الثابت"
"اے اللہ! تو اس کو قول ثابت میں ثابت قدم رکھ" (مراد کلمہ طیبہ)

* مشہور حدیث
رسول اللہ نے فرمایا:

CamScanner

* قبر کے اندر سوال جواب جو ہوتے ہیں ← کم از کم 10 آیتوں میں اس کا ذکر ملتا ہے (اشارہ ملتا ہے)

"جب آدمی کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ واپس لوٹتے ہیں تو بلاشبہ وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں، اور کہتے ہیں یہ شخص محمد ﷺ کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے۔ اگر وہ ایماندار ہو تو کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تو اس کے بدلے اپنا ٹھکانہ دیکھو لیں۔ یعنی اگر وہ یہ نہ کہتا تو دوزخ میں جاتا۔ اس کو دونوں ٹھکانے دکھائے جاتے ہیں"

"حضرت قتادہ (رض) کہتے ہیں ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ قبر اس کی کشادہ کر دی جاتی ہے۔" پھر "حضرت انس (رض) کی حدیث میں ملتا ہے اگر وہ منافق یا کافر ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص (محمد ﷺ) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا۔ وہ کہے گا میں نہیں جانتا۔ ہائے ہائے! پھر لوہے کے ہتھوڑوں سے ایسی مار پڑے گی کہ وہ بلبلا اٹھے گا اور اس کی چیخ و پکار کی آواز جن و انس کے علاوہ تمام چیزیں سنتی ہیں"

(بخاری کی روایت)

* ایک اور حدیث سے بات پتا چلتی ہے جب میت کو قبر میں اتارا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوتی ہیں ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ پھر اسی طرح کے سوال کرتے ہیں

اگر وہ ثابت قدم رہتا ہے تو 70-70 گز تک قبر

کھلی کردی واضح ہے اور روشنی ہوتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے تو اس طرح سو جا جس طرح اپنے گھر میں سوتا تھا۔ (حدیث میں پتا چلتا ہے سو جا جس طرح دلہن سوتی ہے اس کو اٹھایا نہیں جاتا)
جو ثابت قدم نہیں ہے تو قبر میں سکڑ جائے گی۔ پسلیاں ایک دوسرے سے ٹکرائیں گی۔
• اور اللہ ظالموں کو بھٹکا دیتا ہے۔ کافر ظالموں کیلئے اللہ کی پکڑ ہے۔ یہ اللہ کو اختیار ہے وہ جو چاہے کرے۔

28

تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی نعمت پائی اور اسے کفران نعمت سے بدل ڈالا۔
• کون لوگ ہیں یہ؟ بخاری کی تفسیر سے مراد کفار مکہ ہیں۔ انہوں نے اللہ کے پیغمبر کی نعمت پائی اور پھر اسے انکار سے بدل ڈالا۔ اور انہوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا ڈالا۔
• مکہ کے سرداروں نے اپنی قوم کو بدر کے میدان میں لا اتارا۔ غزوہ بدر کی طرف اشارہ۔ خود بھی برباد ہوئے اور قوم بھی۔

29

یہ جہنم میں داخل کیے جائیں گے کفر اور انکار کی وجہ سے اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

30

اور انہوں نے اللہ کے شریک بنا لیے تاکہ وہ انہیں راستے سے بھٹکا سکیں۔ ان سے کہو مزے کر لو آخر

پلٹ کر تم نے دوزخ میں ہی جانا ہے۔

- جب تم نے نعمت سے انکار کیا، شرک کیا تو جہنمی قرار پائے۔
- اس آیت میں اللہ کی طرف سے ڈانٹ اور ملامت کی جا رہی ہے۔

(31)

اللہ تعالیٰ نے ایک اور اہم حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہے۔ مومنین اور مخلصین کو متنبہ کیا جا رہا ہے۔ نماز قائم کرنا (پوری طرح ← اس کا ہر رکن proper ادا کیا جائے) اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جو رزق دیا۔

- انفرادی طور پر اگر دے رہے تو اعلان نہ کریں۔ اگر اجتماعی طور پر دے رہے تو اعلان کریں تاکہ دوسرے بھی ترغیب حاصل کریں۔
- یہ سب اس لیے کرنا کہ آخرت میں / اُس دن کام آئے اُس دن کوئی مال و دولت، دوستی کام نہیں آئے گی۔
- خرچ کرنے کی جگہ دنیا ہے۔ آخرت میں تو اعمال کام آئے گے۔

(32)

اللہ کی توحید کا ذکر کیا جا رہا ہے

- جس رب نے یہ سارے کام کیے (آسمانوں اور زمین کی پیدائش) یہ بتوں نے تو نہیں کیے۔
- اللہ تعالیٰ اب کائنات سے دلائل دے رہے ہے تاکہ لوگ اپنے دلیوں پر غور و فکر کریں۔
- پانی کو مسخر کر دیا اللہ نے کہ اُس پر کشتیاں چلتی ہیں۔ آسمان سے پانی اتارا اور پھر اُس

پانی سے تمہارے لیے پھل (رزق) پیدا کئے۔
• تمہارے لیے سمندر کو مسخر کر دیا۔ نہروں کو مسخر کر دیا۔

(33)

اور سورج و چاند کو تمہارے مسخر کر دیا۔ سورج اور چاند کے خلاف لگاتار سورج نکلتا ہے اور چاند بھی
• صلوٰۃ الخسوف ← چاند کو گرہن (خسوف)
• صلوٰۃ الکسوف ← سورج کو گرہن (کسوف)
سورج کی گرمی اور چاند کی ٹھنڈک اللہ کی نشانیاں ہیں
• دن اور رات کو تمہارے مسخر کر دیا۔ رات کو ہم آرام کرتے ہے اور دن کو کام کرتے ہیں۔
* توحید اور آخرت کے دلائل دینے کے بعد اللہ رب العزت کہتا ہے کہ یہ سب تم کو دینے کے بعد تم میری بات کیوں نہیں مانتے۔

(34)

جو بھی چیز تم نے مانگی اُس نے وہ سب چیز تمہیں دی۔
اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو تم گن نہیں سکتے۔
* پوری کائنات عالم الکبریٰ ہے اور ہمارا وجود عالم اصغریٰ ہے۔
* اُن لوگوں کو دیکھو یا پوچھو جن کو محروم کر رکھا ہے۔ جن کے ہاتھ نہیں ہیں۔ جن کے کوئی بھی کمی ہے تو پھر ہمیں احساس ہوگا۔
• انسان بہت ناشکرا اور ظالم ہے۔ وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔
* رسول اللہؐ ایک دفعہ اکیلے صحابی انصاری کے باغ میں گئے۔

وہ پوری کھجوروں کا خوشہ توڑ کر لے آئے۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے اس صحابی ابن حیثم سے کہا: تم چند اتار کر کیوں نہیں لے آئے؟ صحابی نے کہا میں نے سوچا آپ ﷺ اپنی پسند سے کھجور اتار کر اس میں سے کھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا یہ ٹھنڈا پانی، سایہ، کھجوریں قیامت کے دن اس کے بارے میں پوچھا جائے گا

• جتنی بھی نعمتیں ہیں ایک ایک کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ ابن آدم اپنے پاؤں تب تک ہلا نہیں سکے گا جب تک وہ ان نعمتوں کے بارے میں اللہ رب العزت کو جواب نہ دے دیں

← حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ظلم کرنے والا (انصاف نہیں کیا) ہے۔ انسان اللہ کی ناشکری کرتا ہے ان گنت نعمتوں کے بعد۔

لظلوم ← انصاف نہ کرنے والا۔ ظلم کرنے والا

کفار ← ناشکرا

* حضرت داؤدؑ کا قول ہے:

"اے رب! میں تیرا شکر کیسے ادا کروں۔ جب کہ شکر تیری طرف سے مجھ پر خود ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے داؤد تو نے میرا شکر ادا کر دیا تو نے یہ اعتراف کر لیا یا اللہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہوں"

(تفسیر: ابن کثیر)

شکر ← اعتراف، اقرار یہ بنیاد ضروری ہے۔ اس کے بعد اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھال دینا۔